توقیتِ غالب

۱۷۳۰ء (قیاساً)	غالب کے دادا میرزا قوقان بیگ خان کی سمرقند میں ولادت
۱۷۳۶ء	غالب کی دادی کی ولادت۔ مقامِ ولادت نامعلوم
۱۷۵۲-۵۳ء	میرزا قوقان بیگ خان، غالب کے دادا، کی سمرقند سے ہندوستان میں آمد، احمد شاہ ابدالی کے تیسرے حملے (دسمبر ۱۷۵۱ء تا مارچ ۱۷۵۲ء) کے بعد اور معین الملک کی وفات ۳ نومبر ۱۷۵۳ء سے پہلے۔ وسط ۱۷۵۴ء تک لاہور میں رہے۔ عالمگیر ثانی کے عہد میں، جو ۲ جون ۱۷۵۴ء سے شروع ہوتا ہے، دہلی پہنچے۔ چندے تلاشِ معاش میں سرگرداں رہے۔ پھر شاہ عالم کی شہزادگی کے عہد میں جو ۲ اپریل ۱۷۵۶ء سے شروع ہوتا ہے، شاہی ملازم

ہوئے۔ بعد از مئی ۱۷۷۱ء جب شاہ عالم نے دہلی کی طرف کوچ کیا تو نجف خاں کو بھی الہ آباد سے فوج کا سردار بنا کر اپنے ساتھ کرلیا۔ یہیں سے عہدِ نجف خانی شروع ہوتا ہے اور اُنھی دنوں میں قوقان بیگ خاں نے نجف خاں کی ملازمت قبول کی۔ بعد میں مستعفی ہوکر مہاراجہ جے پور کے یہاں نوکری۔ آگرے میں قیام

۱۷۵۸-۵۹ء	قتیل کی ولادت شاہجہان آباد میں
۱۷۶۳ء (قیاساً)	غالب کے دادا میرزا قوقان بیگ خاں کی شادی
۱۷۶۵ء (قیاساً)	غالب کے والد عبداللہ بیگ خان کی دہلی میں ولادت
۱۷۶۷ء تا ۱۷۸۰ء	غالب کے چچا نصراللہ بیگ خان، دو اور چچاؤں (نام نامعلوم) اور تین پھوپھیوں کی ولادت، اندازہ ہے کہ انھی بارہ تیرہ سالوں میں ہوئی ہوگی
۱۷۸۲ء (۶ اپریل)	ذوالفقار الدولہ نجف خاں کا انتقال ۵۴ سال کی عمر میں
۱۷۸۸ء (قبل از ۳۰ جولائی)	میرزا قوقان بیگ خان کا انتقال
۱۷۹۳ء (تقریباً)	عبداللہ بیگ خان (غالب کے والد) کی شادی

۱۷۹۵ء (تقریباً) — غالبؔ کی بہن چھوٹی خانم کی ولادت

۱۷۹۷ء (۲۷ دسمبر) — (محمدؔ) اسداللہ (بیگ) خان (غالبؔ) کی آگرے میں ولادت
(قوقان بیگ خان کے بڑے بیٹے عبداللہ بیگ خان کا
نکاح آگرے کے ایک امیر فوجی افسر خواجہ غلام حسین خان کی
بیٹی عزّت النّساء بیگم سے ہوا۔ عبداللہ بیگ خان اور
عزّت النّساء بیگم، محمد اسداللہ بیگ خاں (غالبؔ) کے
والدین تھے)

۱۷۹۹ء اواخر — یوسف علی بیگ خان (یعنی مرزا یوسف، غالبؔ کے چھوٹے
بھائی) کی ولادت (۱۲۱۴ھ، ۵ جون ۱۷۹۹ء سے شروع
ہوتا ہے)

۱۸۰۲ء — سالِ ولادت لاڈو بیگم زوجہ مرزا یوسف

۱۸۰۲ء — میرزا عبداللہ بیگ خان (غالبؔ کے والد) کا ریاست الور
کی ملازمت میں انتقال ؎

کافی بود مشاہدہ، شاہد ضرور نیست
در خاکِ راج گرھ پدرم را بود مزار (غالبؔ)

اسداللہ بیگ خان (غالبؔ) اور ان کے خاندان کا نصراللہ
بیگ خان (عبداللہ بیگ خاں کے برادرِ خرد) کی سرپرستی میں
آنا (نصراللہ بیگ خان مرہٹوں کی طرف سے آگرے کے قلعدار
تھے۔ ۱۸۰۳ء میں انہوں نے قلعہ لارڈ لیک کے حوالے کر دیا۔

اس پر وہ انگریزی فوج میں سترہ سو روپے ماہوار مشاہرے
پر چار سو سواروں کے رسالدار مقرّر ہو گئے)

۱۸۰۳ء (۱۸ اکتوبر) — آگرے پر انگریزوں کا قبضہ

۱۸۰۶ء (؟ اپریل) — نصراللہ بیگ خان کا ہاتھی سے گر کر زخمی ہونا اور انتقال
(نواب احمد بخش خان، والیِ فیروز پور جھرکا و لوہارو، کی ہمشیرہ
نصراللہ بیگ خان کے عقدِ نکاح میں تھی)

۱۸۰۶ء (۴ مئی) — احمد بخش خان کی سفارش پر انگریزوں کی طرف سے نصراللہ
بیگ خان کے پس ماندگان کا وظیفہ دس ہزار روپیہ (پہلا شقہ)
(اس وظیفے میں نصراللہ بیگ خان کی والدہ، تین بہنیں
اسداللہ بیگ خان یعنی غالبؔ اور ان کے چھوٹے بھائی
یوسف علی بیگ خان حصّہ دار تھے)

۱۸۰۶ء (۷ جون) — وظیفہ کی رقم دس ہزار سے گھٹا کر پانچ ہزار سالانہ کر دی گئی۔
(دوسرا شقہ) غالبؔ کا حصّہ ساڑھے سات سو روپے سالانہ
(اس شقہ کی رُو سے ایک شخص خواجہ حاجی بھی اس وظیفے میں
دو ہزار سالانہ کا حصّہ دار قرار دیا گیا تھا)

۱۸۰۶ء (۲۸ نومبر) — جلال الدین شاہ عالم ثانی کا انتقال،
معین الدین اکبر شاہ ثانی کی تخت نشینی

١٨٠٦ء تا ١٨٢٥ء — غالب کی دادی کا انتقال

(غالب کے عرضی دعوے سے پتا چلتا ہے کہ ١٨٠٦ء میں ان کی دادی زندہ تھی اور رجب ١٨٢٥ء میں خواجہ حاجی فوت ہوئے تو اس سے پہلے ان کی دادی کا انتقال ہوچکا تھا۔ غالباً ١٨٢٥ء سے بہت پہلے)

١٨٠٧-٨ء (تقریباً) — شعرگوئی کا آغاز۔ اسد تخلص

چونکہ لوگ ایک اور شاعر میر امانی اسد تخلص کا کلام غالب (اسد) سے منسوب کرنے لگے تھے اس لیے اسد تخلص ترک کرکے (لگ بھگ ١٨١٦ء میں) غالب تخلص رکھ لیا گیا۔ تاہم کبھی کبھی اسد تخلص بھی روا رکھا

١٨١٠ء — قلندر بخش جرأت کی لکھنؤ میں وفات (١٢٢٥ھ، ٦ فروری ١٨١٠ء سے شروع ہوتا ہے اور ٢٥ جنوری ١٨١١ء کو ختم ہوتا ہے)

١٨١٠ء (تقریباً) — اسداللہ بیگ خان (غالب) کی مولوی محمد معظم کے مکتب (آگرہ) میں تعلیم (بحوالہ عیار الشعراء از خوب چند ذکا، گلستانِ بے خزاں از قطب الدین باطن۔ بعد میں حالی وغیرہ)

١٨١٠ء (١٩ اگست) — الٰہی بخش خان معروف کی چھوٹی بیٹی امراؤ بیگم سے دلی میں نکاح

٧ رجب ١٢٢٥ھ تاریخ نکاح حقیقت میں ١٧ رجب ١٢٢٥ھ ہے (الٰہی بخش خان، نواب احمد بخش خان کے چھوٹے بھائی تھے۔ نکاح

کے وقت غالب کی عمر تیرہ سال کی تھی اور امراؤ بیگم کی گیارہ سال کی۔ معروف کا نامکمل دیوان چھپ چکا ہے۔ دیوان مطبوعہ کے علاوہ ایک مخطوطہ مکتوبہ ١٢۴۴ھ بھی میرے کتب خانے میں ہے)

١٨١٠ء (٢٠ ستمبر) — میر تقی میر کی لکھنؤ میں وفات

١٨١٢-١٣ء — غالب کی دلی میں آمد اور مستقل سکونت

١٨١۴ء ١٩ اگست تا ١٨١٧ء ٨ جولائی — کسی بھی سال میں مرزا یوسف کی شادی (یقینی دن، تاریخ اور مہینہ۔ دوشنبہ (سہ شنبہ؟) ٢٢ شعبان)

١٨١٥-١٦ء — غالب کی پہلی مہر (١٢٣١ھ) غالب کی عمر ١٨-١٩ برس کی تھی یعنی ان کے عیش و نشاط کا زمانہ تھا

> اسداللہ خاں عرف مرزا نوشہ
> ١٢٣١ھ

غالب کی دوسری مہر

(یہ دونوں مہریں ایک ہی سال میں بنوائی گئیں)

> اسداللہ الغالب
> ١٢٣١ھ

اس مہر کی بنا حضرت علی کا لقب ہے اور یہ بطور سجع ہے۔ شاید تبدیلِ تخلص کے وقت یہی سجع کام آیا اور اسی سال اسد کی جگہ غالب تخلص قرار پایا۔ (١٢٣١ھ، ٣ دسمبر ١٨١٥ء سے شروع ہوتا ہے)

۱۸۱۶ء — غالبؔ تخلص کا باقاعدہ استعمال

۱۸۱۶ء (۱۱ جون) — دیوانِ اُردو بخطِ غالبؔ کی کتابت کی تاریخ (۱۴ رجب سہ شنبہ ۱۲۳۱ھ ؟)

۱۸۱۷ء (۱۹ مئی) — اِنشاء کی لکھنؤ میں وفات

۲۳-۱۸۲۲ء — غالبؔ کی تیسری مہر

محمد اسد اللہ خاں ۱۲۳۸ھ

۱۸۲۳ء (۳ مئی) — نواب احمد بخش خاں پر قاتلانہ حملہ

۲۵-۱۸۲۴ء — مصحفی کی لکھنؤ میں وفات (۱۲۴۰ھ، ۲۶ اگست ۱۸۲۴ء سے شروع ہوتا ہے)

۱۸۲۵ء — خواجہ حاجی کا انتقال (انتقال شاید ۱۸۲۵ء کے شروع میں ہوا ہوگا۔ ۲۸ اپریل ۱۸۲۸ء کی پنشن کی درخواست میں غالبؔ نے لکھا ہے کہ خواجہ حاجی کا انتقال تین برس ہوئے جذام کے مرض سے ہوا)

۱۸۲۵ء (تقریباً جون) — فیروز پور جھرکا کا سفر۔ نواب احمد بخش خاں کی خدمت میں بسلسلۂ حق پنشن۔ یہ بات جنرل اختر لونی کے انتقال (۱۵ جولائی ۱۸۲۵ء) سے کچھ پہلے کی ہے۔ ناکام واپس پلٹے

۱۸۲۵ء (شاید اکتوبر) — میرزا یوسف (علی بیگ خان) کی شدید بیماری، دیوانگی کا آغاز

۱۸۲۵ء (۲۸ نومبر؟) — نواب احمد بخش خان کی معیت میں سر چارلس مٹکاف اور ان کی فوجوں کے ساتھ بھرت پور کا سفر (اسے سفر کلکتہ کا آغاز کہہ سکتے ہیں کیوں کہ اب کے جو دہلی سے نکلے تو پھر ۲۹ نومبر ۱۸۲۹ء ہی کو سفرِ کلکتہ ختم کر کے واپس آسکے۔ مقصد سر چارلس مٹکاف سے ملنا تھا)

۱۸۲۵ء (بعد از ۱۸ دسمبر) — واپسی پر ایک لمبے عرصے تک فیروز پور جھرکا میں نواب احمد بخش خان کے ساتھ قیام

۱۸۲۶ء (آغازِ سال تا اواخرِ ستمبر) — فیروز پور ہی میں رُکے رہے کیوں کہ احمد بخش خاں یا الور میں یا اپنے بیٹے شمس الدین خان کی جانشینی وغیرہ کے معاملات میں بیشتر فیروز پور سے باہر ہی رہے۔ غالبؔ مایوس ہو گئے

۱۸۲۶ء (اوائلِ اکتوبر) — غالبؔ کی فرخ آباد کے راستے کان پور کو روانگی۔ قرض خواہوں کے ڈر سے دہلی نہ گئے اس لیے فیروز پور ہی سے کلکتے کے سفر پر نکل کھڑے ہوئے

۱۸۲۶ء — الٰہی بخش خان معروف (غالبؔ کے خسر) کا انتقال (انتقال ۱۲۴۲ھ میں ہوا تھا جو ۶ اگست ۱۸۲۶ء سے شروع ہوتا ہے۔ گویا ۶ اگست ۱۸۲۶ء اور ۳۱ دسمبر ۱۸۲۶ء کے درمیان کسی وقت)

۱۸۲۶ء (۱۳ اکتوبر)	نواب احمد بخش خان کی فیروز پور جھرکا اور لوہارو کی حکومت سے دستبرداری (احمد بخش خاں کے اس خیال کی ایک وجہ شاید اپنے چھوٹے بھائی معروف کی وفات بھی ہو) نواب شمس الدین احمد خان والیِ ریاست
۱۸۲۶-۲۷ء	فارسی میں شعر گوئی کا باقاعدہ آغاز [اس سے پہلے کا سرمایۂ شعرِ فارسی ناقابلِ اعتناء اور مقدار میں بہت کم ہے۔ گلِ رعنا میں شامل فارسی انتخاب اس پر شاہد ہے کہ ۱۸۲۸ء (۱۲۴۴ھ) تک ان کے پاس ۲۷ غزلوں سے زیادہ فارسی کلام نہ تھا اور وہ بھی اسی سفرِ کلکتہ کے دوران کہا گیا تھا۔ غالبؔ کے قدیم ترین خطی نسخے میں بھی اُردو کا تو مکمّل مرتّب دیوان ہے مگر فارسی کی صرف ۱۳ رباعیاں ہیں]
۱۸۲۷ء (۲۳ ستمبر تا ۲۲ اکتوبر)	نواب احمد بخش خان کا انتقال۔ غالبؔ کو یہ خبر سفرِ کلکتہ کے دوران میں مرشد آباد میں ملی
۱۸۲۸ء (۱۹ فروری یا ۲۱ فروری)	کلکتہ میں ورود۔ اسی روز شملہ بازار (متصل چیت بازار) میں گول تالاب کے نزدیک مرزا علی سوداگر کی حویلی میں رہنے کو مکان مل گیا۔ [غالبؔ نے سہ شنبہ چہارم شعبان (۱۲۴۳ھ) لکھا ہے۔ سہ شنبہ کو ۲ شعبان تھا جو ۱۹ فروری کے مطابق ہے۔ ۴ شعبان کو پنج شنبہ تھا جو مطابق ہے ۲۱ فروری کے]

۱۸۲۸ء (۲۸ اپریل)	پنشن کے مقدّمے کا آغاز
ایضاً	پنشن کی درخواست میں مذکور ہے کہ "میرا نام محمد اسداللہ خاں ہے"۔ (اس کے سامنے وہ خط بنام تفتہ بھی دیکھیے جس میں غالبؔ نے لکھا ہے کہ وہ اب 'محمد' کا لفظِ مبارک اپنے نام کے ساتھ اس لیے نہیں لگاتے کہ لوگوں نے لکھنا ترک کر دیا تھا۔ لہٰذا اُنھوں نے بھی موقوف کیا)
ایضاً	غالبؔ نے درخواست میں لکھا کہ آج ان پر بیس ہزار روپیہ قرض ہے
(۱۱ ستمبر)	گلِ رعنا کی ترتیب و تدوین مکمّل۔ اُردو اور فارسی کلام کا یہ انتخاب اُنھوں نے اپنے کلکتے کے ایک دوست مولوی سراج الدّین احمد کی فرمائش پر خود اپنے قلم سے کیا تھا
۱۸۲۹ء (۱۶ فروری)	گورنر جنرل کے دربار میں شمولیّت۔ نواب اکبر علی خاں کے ساتھ دسویں نشست
۱۸۲۹ء (یکم اگست)	پھر گورنر جنرل کے دربار میں شمولیّت۔ معلوم ہوا کہ گورنر جنرل ہندوستان کے دورے پر نکلیں گے۔ غالبؔ نے بھی واپس دہلی آنے کا ارادہ کر لیا

۱۸۲۹ء (۲۹ نومبر) چار برس کی غیر حاضری کے بعد دلّی واپس۔ سفرِ کلکتہ ختم

۱۸۳۰ء (۱۶ اگست) نظیر اکبر آبادی کی وفات

۱۸۳۰ء (۱۹ نومبر) راجا رام موہن رائے کا سفرِ انگلستان۔ کمپنی کے البیون (ALBION) نامی، بحری جہاز سے

۱۸۳۱ء (۲۷ جنوری) مقدمۂ پنشن خارج
(اس کے بعد وہ اپیل کرتے رہے۔ جس کا سلسلہ ۱۸۴۴ء تک رہا۔ لیکن ابتدائی فیصلہ قائم رہا)

۱۹۳۲ء (تقریباً) شیفتہ کی غالب سے پہلے پہل جان پہچان

۱۸۳۳ء (۱۶ اپریل) دیوانِ متداول (اُردو) کی تاریخِ ترتیب

۱۸۳۴ء (۱۸ اکتوبر) شمس الدّین خان کے داروغۂ شکار کریم خاں کی انیا میواتی کے ساتھ انگریزوں کے ایجنٹ ولیم فریزر کے قتل کے لیے دہلی میں آمد، تین مہینے دہلی میں رہا مگر ناکام لوٹا۔ پھر دہلی واپس آیا

۱۸۳۵ء (۲۲ مارچ) ولیم فریزر کا قتل۔ نواب شمس الدّین احمد خاں کے داروغۂ شکار کریم خاں کی گرفتاری

۱۸۳۵ء (۱۸ اپریل) نواب شمس الدّین احمد خان کی الزامِ قتل میں گرفتاری

۱۸۳۵ء (۲۹ اپریل) دیوانِ غالب فارسی "میخانۂ آرزو سرانجام" کے نام سے مرتب۔
یہ ترتیب ۱۲۵۰ھ (مطابق ۱۰ مئی ۱۸۳۴ء تا ۲۹ اپریل ۱۸۳۵ء) میں مکمل ہوئی

۱۸۳۵ء (۲۶ اگست) کریم خان کو بجرمِ قتل پھانسی کی سزا

۱۸۳۵ء (۸ اکتوبر) نواب شمس الدّین احمد خان کو بالزامِ اعانتِ مجرمانہ پھانسی
(اس پر فیروز پور جھرکا کا علاقہ انگریزوں نے واپس لے لیا۔ اس کے بعد غالب کی پنشن، ساڑھے سات سو روپے سالانہ، ریاست لوہارو کی جگہ انگریزی خزانے سے ادا ہونے لگی)

۱۸۳۵ء (۲۰ مارچ) تا ۱۸۳۶ء (۴ مارچ) سر چارلس مٹکاف، ایکٹنگ گورنر جنرل

۱۸۳۷ء (مئی) جامِ جہاں نما کلکتہ بابت، جون ۱۸۳۷ء میں درج ہے کہ میرزا اسد اللہ خاں، یوسف خاں کی ملاقات کو جارہے تھے کہ اثنائے راہ میں عدالت کے چپراسی نے دو سو پچاس روپے کی نالش کی بابت جو میکفرسن صاحب نے کی تھی، انھیں گرفتار کر کے ناظر کے مکان میں قید کر دیا۔ چنانچہ (نواب) امین الدّین خاں نے چار سو روپیہ مع اصل و سود ادا کر کے رہا کرایا۔ میکفرسن مشہور شراب فروش انگریز تھے

١٨٣٧ء (٢٨ ستمبر) (۶ بجے شام)	معین الدین اکبر شاہ ثانی کا انتقال
١٨٣٧ء (٢٩ ستمبر) (علی الصباح تین بجے)	سراج الدین بہادر شاہ ظفر کی تخت نشینی
١٨٣٧ء (٢٠ نومبر)	راج دربار سے فارسی زبان خارج کرنے کا حکم
١٨٣٨ء (١٥ اگست)	ناسخ کا لکھنؤ میں انتقال
١٨٣٨ء (٢٣ نومبر)	شاہ نصیر کا حیدرآباد میں انتقال (٢٥ شعبان ١٢٥٤ھ۔ ولادت تقریباً ١١٧٤ھ مطابق ١٧٦٠-٦١ء)
١٨٣٩ء (٢٧ جون)	مہاراجہ رنجیت سنگھ کا انتقال
١٨٤٠ء (؟)	غالب کی والدہ کی علالت اور انتقال (ایک فارسی تحریر کے پیش نظر وہ ٣٠ جنوری ١٨٤٠ء تک زندہ تھیں)
ایضاً	دلی کالج میں مدرس فارسی کے عہدے کی پیشکش اور غالب کا انکار
١٨٤٠ء فروری	"حکیم احسن اللہ خاں کو خلعت چھ پارچہ کا، تین رقم جواہر معہ خطاب عمدۃ الحکما معتمد الملک حاذق الزماں حکیم احسن اللہ خان بہادر ثابت جنگ مرحمت ہوا۔ حکیم مذکور بجائے حکیم شرف الدین کے . . . . سرفراز ہوئے۔" (دہلی اردو اخبار ٢٣ فروری ١٨٤٠ء)

١٨٤١ء (قبل از ١٥ اگست)	غالب کی، گھر پر جوا خانے کے قیام میں، گرفتاری (عدالت نے سو روپیہ جرمانہ کیا، عدم ادائی جرمانہ کی صورت میں چار مہینہ قید۔ جرمانہ ادا کر دیا گیا)
١٨٤١ء (اکتوبر)	دیوان اردو کا پہلا ایڈیشن (مطبع سید الاخبار، دہلی۔ اگرچہ دیوان ١٨٣٣ء میں مرتب ہو چکا تھا)
١٨٤٢ء تا ١٨٤٤ء	بعہد لارڈ ایلن برا گورنر جنرل، غالب کو خلعت ہفت پارچہ اور سہ رقم جواہر کا اعزاز
١٨٤٤ء	میر نظام الدین ممنون کا دہلی میں انتقال
١٨٤٥ء	دیوان (کلیات نظم) فارسی کا پہلا ایڈیشن (مطبع دار السلام دلی) دیوان ١٨٣٥ء میں مرتب ہو چکا تھا
١٨٤٧ء	زین العابدین خان عارف کے بڑے بیٹے، باقر علی خاں کا سال ولادت
١٨٤٧ء (١٣ جنوری)	آتش کا لکھنؤ میں انتقال

۱۸۴۷ء (مئی) دیوان اُردو کے دوسرے ایڈیشن کی اشاعت (مطبع دارالسلام دہلی)

۱۸۴۷ء (۲۵ مئی) گھر پر جُوا خانہ قائم کرنے کے الزام میں غالبؔ کی دوبارہ گرفتاری (فیصلے میں چھ ماہ قیدِ بامشقّت اور دو سو روپیہ جرمانے کی سزا ہوئی۔ مشقّت غالباً پچاس روپیے ادا کر کے معاف ہو گئی۔ صرف تین مہینے قید میں رہنے کے بعد رِہا)

۱۸۴۸ء (۹ مارچ) غالبؔ کا پہلا اُردو خط (بنام نبی بخش حقیرؔ۔ اب ایک خط بنام تفتہؔ کو غالبؔ کا پہلا اُردو خط تسلیم کیا جا رہا ہے۔ اس خط پر تاریخ درج نہیں مگر قیاس ہے کہ خط ۱۸۴۷ء کا لکھّا ہوا ہے)

۱۸۴۹ء (۴ اگست) پنج آہنگ (فارسی) کا پہلا ایڈیشن (مطبع سُلطانی، لال قلعۂ دہلی)

۱۸۵۰ء زین العابدین خان عارفؔ کے چھوٹے بیٹے، حسین علی خان کا سالِ ولادت

۱۸۵۰ء (۴ جولائی) تیموری خاندان کی تاریخ (مہرِ نیمروز) لکھنے پر مقرّر۔ چھ پارچے اور تین رقم جواہر کا خلعت اور خطاب نجم الدّولہ، دبیر الملک نظام جنگ عطا ہوا (تاریخ نویسی کی تنخواہ چھ سو روپیہ سالانہ مقرّر ہوئی)

۱۸۵۰-۵۱ء حافظ عبدالرحمٰن خان (حافظ جیو) احسانؔ دہلوی کا دہلی میں انتقال۔ (۱۲۶۷ھ، ۶ نومبر ۱۸۵۰ء سے شروع ہوتا ہے)

۱۸۵۰-۵۱ء غالبؔ کی چوتھی مُہر

نجم الدولہ دبیر الملک اسد اللہ خاں بہادر نظام جنگ ۱۲۶۷ھ

(خطاب بہادر شاہ ظفرؔ نے ۴ جولائی ۱۸۵۰ء کو دیا، جو ۲۳ شعبان ۱۲۶۶ھ کے مطابق ہے۔ مُہر ۱۲۶۷ھ میں بنوائی گئی، جو ۶ نومبر ۱۸۵۰ء سے شروع ہوتا ہے)

۱۸۵۲ء (اپریل) زین العابدین خان عارفؔ (امراؤ بیگم کے بھانجے) کی وفات (عارفؔ اور پھر عارفؔ کی والدہ بنیادی بیگم کی وفات کے بعد عارفؔ کے دونوں لڑکوں کو امراؤ بیگم نے پالا) قبر مزارِ غالبؔ کے قریب کونے میں ہے

۱۸۵۲ء (۴ مئی) مومنؔ کا دِلّی میں انتقال

۱۸۵۲ء (اگست ؟) مثنوی شانِ نبوّت و ولایت کی اشاعت مولوی محمد سالم کی نثر کا غالبؔ کا کیا ہوا یہ منظوم ترجمہ بہادر شاہ ظفرؔ کے حکم سے (جو ۹ شوال ۱۲۶۸ھ مطابق ۲۷ جولائی ۱۸۵۲ء کو دیا گیا تھا) مطبع سلطانی سے چھپا تھا۔ اس کے کل صفحے ۱۱ ہیں۔ پہلے اس میں ۱۰۱ شعر تھے جب اسے کلیاتِ غالبؔ (فارسی) میں شامل

کیا گیا تو اس کے آخری تین شعر نکال کر ۳۰ مزید شعروں کا اضافہ کر دیا گیا۔ اس طرح اب اس کے ۱۲۸ شعر ہیں

۱۸۵۲-۵۳ء — غالب کی پانچویں مہر
(غالب حضرت علی کو
مشکل کشا مانتے تھے

یا اسد اللہ الغالب
۱۲۶۹ھ

شاید یہ مہر ان کے سقیم حالات کی نشاندہی کرتی ہے۔ ۱۲۶۹ھ، ۱۵ اکتوبر ۱۸۵۲ء سے شروع ہوتا ہے)

۱۸۵۳ء (اپریل) — پنج آہنگ کا دوسرا ایڈیشن (مطبع دار السلام، دہلی)

۱۸۵۳ء (۲۰ دسمبر) — غالب کی بڑی اور آخری پھوپھی کا انتقال
[اس پھوپھی کی وفات کے ساتھ، قوقان بیگ خاں کی صلبی اولاد (بیٹے، بیٹیوں) کا خاتمہ ہو گیا]

۱۸۵۴ء — حالی پہلی مرتبہ دہلی آئے بعمر ۱۷-۱۸ برس۔ ڈیڑھ برس کے بعد اواخر ۱۸۵۵ء میں واپس پانی پت۔ سال بھر حصار میں ملازمت کی

۱۸۵۴ء (اکتوبر) — غلام حسین خاں مسرور (زین العابدین خان عارف کے والد اور غالب کے ہم زلف) کا انتقال

۱۸۵۴ء (۱۵ نومبر) — شیخ محمد ابراہیم ذوق (استادِ ظفر) کا انتقال
(بعد از انتقالِ ذوق، غالب استادِ ظفر مقرر ہوئے)

۱۸۵۴-۵۵ء — مہر نیمروز کی طباعت و اشاعت (فخر المطابع، دِلی)۔ ۱۲۷۱ھ، ۲۴ ستمبر ۱۸۵۴ء سے شروع ہوتا ہے
(یہ اسی سال میں کم از کم تین بار چھپی۔ یہ سب ایڈیشن جو پہلا ایڈیشن ہی کہلاتے ہیں۔ میرے کتب خانے میں موجود ہیں)

۱۸۵۵ء (۱۴ جون) — بنیادی بیگم (امراؤ بیگم کی بڑی بہن اور والدۂ عارف) کا انتقال

۱۸۵۶ء (از ۱۴ ستمبر تا ۳۱ دسمبر) — قادر نامہ کی اشاعت اوّل (مطبع سلطانی، لال قلعہ، دہلی)۔ ۱۲۷۲ھ
(یہ نظم غالب نے عارف کے دونوں بچوں کو فارسی اور اردو پڑھانے کے لیے کہی تھی)

۱۸۵۶ء (۷ فروری) — الحاقِ اودھ (۱۳ مارچ ۱۸۵۶ء کو واجد علی شاہ لکھنؤ سے کلکتہ چلے گئے)

۱۸۵۶ء (۱۰ جولائی) — غلام فخر الدین عرف مرزا فخرو (ولی عہد بہادر شاہ ظفر) کا انتقال

۱۸۵۷ء (۲۸ جنوری) — غالب نے مولانا فضل حق خیرآبادی کی تحریک پر والیِ رام پور نواب محمد یوسف علی خاں کی خدمت میں قصیدہ بھیجا

۱۸۵۷ء (۵ فروری) غالب کا تقرر بطورِ استادِ نواب یوسف علی خاں، ناظمؔ والیِ رام پور

۱۸۵۷ء (مارچ۔اپریل) غالب کے رازدارانہ خطوط بنام والیِ رام پور
(قوی گمان ہے کہ یہ سیاسی امور پر مشتمل تھے۔ اس لیے غالب کی ہدایت پر یہ خطوط ضائع کر دیے گئے)

۱۸۵۷ء (۱۰ مئی) سنہ اٹھارہ سو ستاون کے ہنگامے (غدر) کا میرٹھ سے آغاز

۱۸۵۷ء (۱۱ مئی) دیسی فوج (تلنگوں) کا دہلی میں داخلہ: انگریزی تسلط کا خاتمہ، دیسی اقتدار کا قیام: غالب کی قلعہ کی تنخواہ اور انگریزی پنشن بند

۱۸۵۷ء (۲۰ ستمبر) انگریزوں کی فتح اور دہلی پر دوبارہ قبضہ

۱۸۵۷ء (ستمبر) غدر کے بعد دہلی پر دوبارہ انگریزی قبضے کے دوران میں امام بخش صہبائی انگریزوں کی گولی کا نشانہ بنے

۱۸۵۷ء (۱۸-۱۹ اکتوبر) میرزا یوسف (علی بیگ خاں برادرِ غالب) کی وفات (وہ انگریزی فوج کی گولی کا نشانہ بنے تھے، اگرچہ، غالب نے مصلحتاً لکھا ہے کہ وفات بخار سے ہوئی)

۱۸۵۸ء (نومبر) دستنبو کی اشاعتِ اول (مطبع مفیدِ خلائق، آگرہ)

۱۸۵۹ء سکّہ کا الزام۔ خط بنام حسین مرزا۔ نوشتہ ۱۸ جون ۱۸۵۹ء (گوری شنکر مخبر نے سکّے کی رپورٹ منسوب بہ غالب ۱۹ جولائی ۱۸۵۷ء ہی کو انگریزوں کو پہنچا دی تھی)

۱۸۵۹ء (۱۰ جولائی) والیِ رام پور سے مستقل وظیفے کی درخواست اور اسی مہینے سے سو روپے ماہوار بطورِ وظیفہ مقرر

۱۸۶۰ء (جنوری) گورنر جنرل یکم جنوری ۱۸۶۰ء کو دہلی آئے تھے۔ کچھ دنوں بعد ہی غالب ان سے ملنے ان کی قیام گاہ پر گئے ہوں گے۔ جواب ملا کہ "فرصت نہیں" اور کہ "تم باغیوں سے اخلاص رکھتے تھے"۔ یہ سلوک سکّے کے الزام کی وجہ سے تھا۔ درحقیقت یہ سکّہ حافظ ویراںؔ شاگردِ ذوقؔ کا کہا ہوا تھا جو صادق الاخبار کے ۱۴ر ذیقعدہ ۱۲۷۳ھ (مطابق ۶ جولائی ۱۸۵۷ء) کے شمارے میں شائع ہوا تھا۔ گوری شنکر مخبر کو ویراںؔ کی جگہ غالب کا نام یاد رہ گیا

۱۸۶۰ء (۱۹ جنوری) رام پور کا پہلا سفر (۲۷ جنوری کو رام پور پہنچے)

۱۸۶۰ء (۲۴ مارچ) رام پور سے واپسی (۱۷ مارچ کو رام پور سے روانہ ہوئے تھے)

۱۸۶۰ء (مئی) انگریزی پنشن کا دوبارہ اجراء
(تین برس کا بقایا ساڑھے سات سو سالانہ کے حساب سے

۲۲۵۰ روپے وصول ہوا)

۱۸۶۱ء (۲۹ جولائی)	دیوان اُردو کا تیسرا ایڈیشن (مطبع احمدی، دہلی)
۱۸۶۱ء (۱۹ اگست)	مولانا فضلِ حق خیرآبادی کا جزیرۂ انڈیمان میں انتقال
۱۸۶۱-۶۲ء	غالب کی چھٹی مُہر غالب ۱۲۷۸ھ (یہاں سے غالب کی زندگی کا انتہائی شہرت کا زمانہ شروع ہوتا ہے۔ یہ مختصر علَم ان کی اَنا کا نقطۂ عروج ہے۔ سات سال بعد ان کا انتقال ہوا۔ یہ ان کی آخری مُہر تھی گویا ان کی اَنا کا مظاہرہ ان کے انتقال تک پوری آب و تاب کے ساتھ جاری رہا۔ (۱۲۷۸ھ، ۱۰ جولائی ۱۸۶۱ء سے شروع ہوتا ہے)
۱۸۶۲ء	قاطع برہان کی طبعِ اوّل (مطبع نولکشور، لکھنؤ)
۱۸۶۲ء (۲ مارچ)	انگریزی درباروں میں کرسی نشینی اور خلعت کے اعزاز کا دوبارہ اجراء
۱۸۶۲ء (جون)	دیوان اُردو کا چوتھا ایڈیشن (مطبع نظامی، کان پور)
۱۸۶۲ء (یکم اکتوبر)	لاڈو بیگم بیوہ مرزا یوسف کی حکومت سے درخواست گزارے کے لیے

۱۸۶۳ء (مئی/جون)	دیوانِ فارسی (کلیاتِ نظمِ فارسی) کا دوسرا ایڈیشن (مطبع نولکشور، لکھنؤ)
۱۸۶۳ء (بعد از جون)	دیوانِ اُردو کی پانچویں اور آخری اشاعت (مطبع مفیدِ خلائق، آگرہ)
۱۸۶۳ء (جولائی)	یکم اکتوبر ۱۸۶۲ء سے ۲۰ روپے مہینہ، خیراتی پنشن بنام لاڈو بیگم زوجہ مرزا یوسف مرحوم، جاری
۱۸۶۴ء	مثنوی ابرِ گہر بار کی اشاعت (اکمل المطابع، دلی) (یہ مثنوی کلیاتِ نظم میں شامل تھی، لیکن اب الگ سے شائع ہوئی)
۱۸۶۴ء	قاطع برہان کے جواب میں محرقِ قاطعِ برہان مصنفہ سید سعادت علی کی اشاعت (مطبع احمدی، دلی)
۱۸۶۴ء	قادر نامہ کی دوسری اشاعت (محبس پریس، دلی)
۱۸۶۴ء	سر جان لارنس، گورنر جنرل
۱۸۶۴ء	لطائفِ غیبی (اگرچہ نام میاں داد خان سیّاح کا ہے مگر اس کے اصل مصنف غالب ہی ہیں)
۱۸۶۴ء	انتخابِ غالب کی ترتیب (مزید کوائف ۱۸۶۶ء کے تحت دیکھیے)

۱۸۶۵ء سوالاتِ عبدالکریم از عبدالکریم کی اشاعت ۔ اکمل المطابع، دِلّی ۔
(دوسرے کے نام سے شائع ہوئی لیکن یہ بھی غالبؔ کی اپنی تصنیف
ہے)

۱۸۶۵ء دافعِ ہذیان مصنفہ سیّد محمد نجف علی جھجری کی اشاعت

۱۸۶۵ء ساطع برہان از مرزا رحیم بیگ رحیم میرٹھی کی اشاعت

۱۸۶۵ء غالبؔ نے حکومت سے تین مطالبے کیے کہ اُنھیں شاعرِ دربار مقرر
کیا جائے، پہلے سے اونچی جگہ ملے اور دستنبو حکومت اپنے خرچ
پر شائع کرے ۔ حکم ہوا کہ تحقیقات کی جائے کہ غدر میں غالبؔ کا
رویّہ کیا تھا ۔ رپورٹ ہوئی کہ ان سے سکّہ منسوب ہے ۔ سب
درخواستیں ردّ ہو گئیں ۔ غالبؔ پر سکّہ کا الزام ان کی زندگی میں
غلط ثابت نہ ہو سکا ۔

۱۸۶۵ء (۲۱ اپریل) نواب یوسف علی خان والیِ رام پور کا انتقال ، نواب کلب علی
خان کی جانشینی

۱۸۶۵ء (اگست) غالبؔ کے رسالے نامۂ غالبؔ بجوابِ ساطعِ برہان کی اشاعت
(مطبع محمدی، دِلّی)

۱۸۶۵ء (۷ اکتوبر) مرزا غالبؔ کا رام پور کا دوسرا سفر ۔ ۱۲ اکتوبر کو رام پور پہنچے

۱۸۶۵ء دستنبو کا دوسرا ایڈیشن (مطبع لٹریری سوسائٹی روہیل کھنڈ بریلی)

۱۸۶۵ء (دسمبر) قاطع برہان کی طباعتِ ثانی بعنوان درفشِ کاویانی
(اکمل المطابع، دِلّی)

۱۸۶۵ء (دسمبر) رام پور کے دوسرے سفر سے واپسی ۔ (۲۸ دسمبر کو رام پور سے
روانہ ہوئے اور ۸ جنوری ۱۸۶۶ء کو دِلّی پہنچے)

۱۸۶۶ء قاطع برہان کے جواب میں مؤید برہان مصنفہ مولوی احمد علی احمدؔ
جہانگیر نگری کی اشاعت (مطبع مظہر العجائب، کلکتّہ)

۱۸۶۶ء قاطع برہان کے جواب میں قاطع القاطع مصنفہ امین الدّین امینؔ
دہلوی کی اشاعت (مطبع مصطفائی، دہلی)

۱۸۶۶ء انتخابِ غالبؔ کی اشاعت ۔ پہلے حصّے میں دو دیباچے، ۱۲ خط،
۲ نقلیں اور ایک لطیفہ ہے ۔ دوسرے حصّے میں اُردو کے ۱۳۱
منتخب شعر ہیں ۔ مولوی ضیاءالدّین خاں نے اس کے خطوط معمولی
ردّ و بدل کے بعد اپنی مرتبہ انشائے اُردو (حصّہ دوّم) میں شامل
کر کے ۱۸۶۶ء میں مطبع فیضِ احمدی سے شائع کر دیے تھے ۔
نہیں معلوم کہ یہ مکمّل انتخابِ غالبؔ کی زندگی میں کبھی شائع ہوا
تھا کہ نہیں مگر بیسویں صدی میں یہ انتخاب پہلے تین بار ناقص چھپ
چکا ہے ۔ میں نے اسے اب (۱۹۹۲ء) میں اصل مخطوطے کے عکس اور

تعارفی پیش لفظ کے ساتھ "انتخاب رقعات و اشعارِ غالبؔ" کے
نام سے شائع کر دیا ہے"

۱۸۶۷ء (؟) — دُعائے صباح۔ فارسی منظوم ترجمہ (مطبع نولکشور، لکھنؤ)
(اس کا آج تک ایک ہی مطبوعہ نسخہ دریافت ہوا ہے جو میرے کتب خانے میں ہے۔ اس کا ایک ہو بہو ایڈیشن میں نے ۱۹۷۷ء میں اپنے مبسوط مقدمے کے ساتھ شائع کر دیا تھا)

۱۸۶۷ء — تیغ تیز کی اشاعت (اکمل المطابع، دہلی)
(غالبؔ نے یہ مختصر رسالہ مؤید برہان کے جواب میں لکھا تھا)

۱۸۶۷ء (فروری) — نکاتِ غالبؔ و رقعاتِ غالبؔ کی اشاعت مطبع سراجی، دہلی
(پنجاب کے محکمۂ تعلیم کے ڈائریکٹر میجر فُلر نے رائے بہادر ماسٹر پیارے لال کو حکم دیا کہ غالبؔ سے فارسی قواعد سے متعلق کتاب لکھوائی جائے۔ ماسٹر صاحب موصوف کے کہنے پر میرزا نے یہ دو مختصر رسالے قلمبند کیے)

۱۸۶۷ء (۱۱ اپریل) — ہنگامۂ دل آشوب (۱) کی اشاعت۔ مطبع منشی سنت پرشاد، آرہ (قاطع برہان کے مناقشے کے سلسلے کی منظومات)

۱۸۶۷ء (اگست) — سبد چین کی اشاعت (مطبع محمدی، دہلی)

۱۸۶۷ء (۲۵ ستمبر) — ہنگامۂ دل آشوب (۲) کی اشاعت۔ مطبع منشی سنت پرشاد، آرہ

۱۸۶۷ء (۲۲ دسمبر) — مولوی امین الدین دہلوی مصنفِ قاطع القاطع کے خلاف مقدمہ ازالۂ حیثیت عرفی

۱۸۶۸ء (جنوری) — کلیاتِ نثر فارسی (غالبؔ) کی اشاعت (مطبع نولکشور، لکھنؤ)
(اس میں فارسی نثر کی تین کتابیں پنج آہنگ، مہرِ نیم روز، دستنبو شامل ہیں)

۱۸۶۸ء (۲۳ مارچ) — مولوی امین الدین دہلوی کے مقدمے سے دست برداری، راضی نامہ

۱۸۶۸ء (۱۶ جولائی) — مفتی محمد صدر الدین آزردہ کا دہلی میں انتقال

۱۸۶۸ء (۲۷ اکتوبر) — عودِ ہندی مجموعۂ مکاتیبِ غالبؔ کی پہلی اشاعت (مطبع مجتبائی، میرٹھ)

۱۸۶۹ء (۱۵ فروری) — غالبؔ کی وفات (بستی نظام الدین، خاندانِ لوہارو کی ہڑواڑ میں تدفین۔ اگرچہ بہت دنوں سے مختلف امراض کا شکار تھے، لیکن موت سے چند دن پہلے غشی کے دورے پڑنے لگے تھے۔ ۱۴ فروری دوپہر کو بے ہوش ہو گئے تشخیص ہوئی کہ دماغ پر فالج گرا ہے۔ اسی حالت میں اگلے دن دوپہر ڈھلے انتقال کیا۔ آخری وظیفہ بابت جنوری ۱۸۶۹ء منجانب نواب رام پور غالبؔ

کی وفات سے صرف ایک گھنٹہ پہلے موصول ہوا تھا)

۱۸۶۹ء (۶ مارچ) اردوئے معلیٰ (مجموعۂ مکاتیبِ اردو) کی پہلی اشاعت
(اکمل المطابع، دہلی)

۱۸۶۹ء (ستمبر، اکتوبر) نواب مصطفیٰ خان شیفتہ کا انتقال

۱۸۶۹ء شمشیر تیز تر از مولوی احمد علی احمد جہانگیر نگری کی اشاعت۔
(مطبع نبوی، کلکتہ)
(یہ قاطع برہان کے سلسلے کی آخری کتاب غالب کی تصنیف،
"تیغ تیز" کے جواب میں ہے جو مرزا کی وفات کے بعد شائع ہوئی،
اگرچہ اس کی طباعت ان کی زندگی میں شروع ہو چکی تھی۔ اس
پر تاریخِ طباعت ۱۸۶۸ء چھپی ہے مگر اس میں چھپے امداد علی
مضطر کے قطعۂ تاریخ سے ۱۲۸۶ھ برآمد ہوتا ہے جس سے معلوم
ہوا کہ یہ غالب کی وفات کے بعد شائع ہوئی تھی۔ مادّہ ہے
"ترکی وادہ جواب ترکی")

۱۸۷۰ء (۴ فروری) غالب کی اہلیہ امراؤ بیگم کا انتقال
(مزارِ غالب کی مشرقی دیوار کے باہر کی طرف مدفون ہیں)

۱۸۷۴ء (۲۶ جون) حکیم آغا جان عیش کا دلی میں انتقال

۱۸۷۶ء (۲۵ مئی) باقر علی خاں (فرزند اکبر زین العابدین خان عارف) کا انتقال
(فارسی میں تخلص باقر تھا اور اردو میں کامل۔ مدفن سلطان جی
میں حضرت محبوبِ الٰہی کی پائنتی قاسم جانیوں کی ہڑوار میں ہے)

۱۸۸۰ء (۷ ستمبر) حسین علی خاں، زین العابدین خان عارف کے چھوٹے
بیٹے کا انتقال، اردو میں شاداں تخلص کرتے تھے، فارسی
میں خیالی

۱۸۸۴ء (۳۱ اکتوبر) علائی، نواب علاء الدین احمد خان (خلیفہ و جانشینِ غالب۔
ولادت ۲۵ اپریل ۱۸۳۳ء) کی وفات دہلی میں ؎
علائی چو بر جائے غالب نشست
ورق بر درید و قلم در شکست (علائی)

۱۹۳۷ء (۱۹ جنوری) فرخ مرزا، نواب امیر الدین احمد خاں فرخی (ابن علائی۔ ولادت۔
۲۶ جنوری ۱۸۶۰ء) کی وفات۔ لوہارو میں دفن ہوئے
"میاں تمہارے دادا، امین الدین خاں بہادر ہیں۔ میں تمہارا
'دلدادہ' ہوں" غالب

۱۹۴۷ء (۱۰ مئی) معظم زمانی بیگم عرف بگا بیگم زوجہ باقر علی خاں کامل (فرزندِ
اکبر زین العابدین خان عارف) کا انتقال
(بگا بیگم ۱۲ سال کی عمر میں کامل کی دلہن بن کر مرزا غالب کے گھر
میں آئیں۔ ۲۴ سال کی عمر میں بیوہ ہو گئیں اور ۶۹ سال بیوگی کے

عالم میں گزار کر بعمر ۹۳ سال فوت ہوئیں۔ فخرالدین علی احمد مرحوم
سابق صدر جمہوریۂ ہند ان کے نواسے تھے)

۱۹۵۴ء (۲۹ مارچ) محمد سلطان بیگم عرف جذو بیگم کی وفات (یہ عارف کے بیٹے
باقر علی خاں کامل اور بگا بیگم کی دوسری بیٹی تھیں ۱۲۸۱ھ مطابق
۶۵-۱۸۶۴ء میں پیدا ہوئی تھیں۔ نواب ضیاء الدین احمد خاں
کے پوتے اور میرزا شہاب الدین احمد خاں کے بیٹے میرزا
شجاع الدین احمد خاں تاباں سے بیاہی گئی تھیں۔ کوئی اولاد
نہیں ہوئی۔ مرزا غالب، انھیں پیار سے مرزا جیون بیگ
کہتے تھے)